بسم اللہ الرحمن الرحیم

Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

مدرسہ عارف العلوم
MADARSA ARIF UL ULOOM

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹروول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: ڈیبیٹ کارڈ سے ائیرپورٹ پر پریمیم لاونج کا استعمال		
کتاب: بیوع	باب: ربا	فصل:۔
فتوی نمبر: 554	تاریخ: 15 ربیع الثانی 1448ھ / 28 ستمبر 2026ء	

سؤال: میزان بینک کے ورلڈ ڈیبیٹ کارڈ سے ائیرپورٹ پر پریمئم لاونج کا استعمال ملتا ہے، جہاں کارڈ سے 2 روپے کی کٹوتی ہوتی ہے۔ اور پھر اس لاونج میں آپ کھانا پینا کولڈرنک وغیرہ سب فری میں استعمال کر سکتے ہیں۔

1۔ یہ کارڈ کرنٹ اکاؤنٹ میں 50 لاکھ مینیج کر کے رکھے ہوں تو ملتا ہے۔ اور کوئی کٹوتی نہیں ہوتی۔

2۔ یا پھر اسکی ایک مخصوص سالانہ / ماہانہ فیس ہوتی ہے وہ بینک آپ کے کارڈ سے کاٹ لیتا ہے اگر آپ نے اپنے کرنٹ اکاؤنٹ میں 50 لاکھ مینیج نہ رکھے ہوں۔۔

اس کارڈ پر اس فائدے کا استعمال جائز ہے یا حرام ہے؟ اسی طرح بعض ہوٹل پر 25 سے 30 فیصد کھانے کے بل پر ڈسکاؤنٹ ملتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

جزاک اللہ۔۔۔ محمد اسامہ کراچی

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً

میزان بینک یا دیگر مروجہ اسلامی بینکوں میں سیونگ اکاؤنٹ کھلوانا اور اس کے منافع کو استعمال کرنا جمہور علماء کرام کے نزدیک ناجائز اور حرام ہے، البتہ بوجہ مجبوری کرنٹ اکاؤنٹ کھلوانے کی گنجائش ہے۔ کرنٹ اکاؤنٹ میں جو رقم رکھی جاتی ہے وہ شرعاً قرض کے حکم میں ہوتی ہے اور قرض رکھ کر کسی بھی قسم کا نفع حاصل کرنا ناجائز، حرام اور بحکم سود ہے۔

صورت مسؤلہ میں اگر میزان ڈیبٹ کارڈ ہولڈر کو ائیرپورٹ کے پریمیم لاؤنج سے سہولیات صرف اس وجہ سے حاصل ہو رہی ہیں کہ اس کے کرنٹ اکاؤنٹ میں 50 لاکھ روپے یا اس سے زیادہ رقم موجود ہے تو ایسی صورت میں یہ قرض سے نفع حاصل کرنے کی صورت ہے جو

ناجائز اور حرام ہے اور اگر کارڈ ہولڈر اس سہولت کو استعمال کرنے کی مقررہ فیس سالانہ یاماہانہ ادا کرتا ہے تو ایسی صورت میں ان سہولیات کو استعمال کرنے کی گنجائش ہوگی بشرطیہ ہے کہ دیگر کوئی شرعی مفاسد نہ پائے جائیں۔

نیز بینک ڈیبٹ کارڈ ہولڈر کو بعض ہوٹلوں پر یا بعض اشیاء کی خریداری پر جو ڈسکاؤنٹ ملتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ ڈسکاؤنٹ بینک دے رہا ہو تو ڈسکاؤنٹ لینا ناجائز ہوگا اور اگر ہوٹل یا دوکاندار کی طرف سے مل رہا ہو تو اس کی گنجائش ہے اور اگر یہ معلوم نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں اجتناب کرنا زیادہ بہتر ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

وَفِي الْأَشْبَاهِ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا حَرَامٌ

(کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ 5/166 ط سعید)

فتاوی ہندیہ میں ہے:

في كتاب الصرف إن أبا حنيفة - رحمه الله تعالى - كان يكره كل قرض جر منفعة

(کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض 3/202 ط رشیدیہ)

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کی ویب سائٹ میں ہے:

واضح رہے کہ کریڈٹ کارڈ کا بنوانا اور اس کا استعمال کسی صورت درست نہیں۔ البتہ ڈیبٹ کارڈ (Debit Card) بنوانا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہے۔ تاہم اس کے استعمال پر ملنے والے ڈسکاؤنٹ کے جائز اور ناجائز ہونے میں درج ذیل تفصیل ہے:

ڈیبٹ کارڈ کے ذریعہ ادائیگی کی صورت میں جو رعایت (Discount) ملتی ہے، دیکھا جائے گا کہ وہ بینک کی طرف سے مل رہی ہے یا جہاں کھانا کھانے گئے ہیں ان کی طرف سے ہے، اگر یہ رعایت بینک کی طرف سے ملتی ہو تو اس صورت میں رعایت حاصل کرنا شرعاً ناجائز ہوگا، کیوں کہ یہ رعایت بینک کی طرف سے کارڈ ہولڈر کو اپنے بینک اکاؤنٹ کی وجہ سے مل رہی ہے جو شرعاً قرض کے حکم میں ہے اور جو فائدہ قرض کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے وہ سود کے زمرے میں آتا ہے۔ البتہ اگر یہ رعایت اس ہوٹل کی طرف سے ہو جہاں کھانا کھانے گئے ہوں تو یہ ان کی طرف سے تبرع واحسان ہونے کی وجہ سے جائز ہوگا، اگر رعایت دونوں کی طرف سے ہو تو بینک کی طرف سے دی جانے والی رعایت درست نہ ہوگی۔

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۱۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

لہذا اگر آپ کسی کے ساتھ کھانا کھانے جائیں اور وہ کارڈ سے پیمنٹ کرے تو اس کو مسئلہ سے آگاہ کیا جائے۔ اگر پہلے اس طرح کھانا کھا چکے ہیں اور اس شخص کی اصل رقم حلال تھی تو حلال رقم غالب ہونے کی وجہ سے گنجائش ہوگی، تاہم آئندہ اگر وہ نہ مانے تو اس کے ساتھ کھانے پر جانے سے اجتناب کیا جائے . فقط واللہ اعلم

(فتوی نمبر:144012201259)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی